

از عدالتِ عظمیٰ

دھیراج لال ایچ دوہرا وغیرہ وغیرہ

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 9 دسمبر 1992

[کلڈیپ سنگھ، وی راماسوامی اور کے راماسوامی، جسٹس صاحبان]

کسٹمز ایکٹ، 1962: دفعات 15(1)، 31، 46، 68-درآمد شدہ اشیاء-جہاز کی آمد اور درآمدی فہرست کی ترسیل-ہڑتال کے باعث مال کی ترسیل و نقل و حرکت میں رکاوٹ پیش آئی۔ سامان کی کلیئرنس کے لیے بل آف انٹری-بعد ازاں اندرون بندرگاہ داخلے کی اجازت نامہ پیش کرنا اور جہاز کی بندرگاہ میں آمد-اس دوران ڈیوٹی کی شرحوں میں اضافہ-ڈیوٹی کی شرح کا تعین-متعلقہ تاریخ—کیا ہے۔

درخواست گزاران نے ایک غیر ملکی سپلائر کے بھارتی ایجنٹ کے ساتھ بال بیئرنگز کی فراہمی کے لیے آرڈر دیا اور لیٹر آف کریڈٹ کھلوائے۔ یہ جہاز 20 فروری 1989 کو مدراس بندرگاہ پر پہنچا اور کارگو کو ترسیل کرنے کے لیے تیار تھا، لیکن مسلسل ہڑتال کی وجہ سے کارگو کو بھیجا نہیں جاسکا۔ 27 فروری 1989 کو درخواست گزار نے گھریلو استعمال کے لیے سامان کی کلیئرنس کے لیے اندراج کا بل پیش کیا اور یہ 28 فروری 1989 کو جانچ پڑتال سیکشن میں موصول کیا گیا۔

-جہاز بندرگاہ پر پہنچا اور اسے 2 مارچ 1989 کو کھڑا کیا گیا اور اسی دن اندر جانے کی اجازت دی گئی۔

یکم مارچ 1989 سے ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کیا گیا اور نرخ لیوی میں فرق 1,80,46,092.64 روپے پر آگیا۔

درخواست گزاروں نے موجودہ رٹ پٹیشن کو ترجیح دی جس میں مناسب ہدایات طلب کی گئیں کہ غیر ملکی سپلائر سے درآمد شدہ بال بیرنگ کے اجزاء/پرزے 20 فروری 1989 تک رائج ایکسائز ڈیوٹی کے جوابدہ ہیں اور سامان کو اس کی ادائیگی پریکسٹرایکٹ 1962 کی دفعہ 15(1)(a) کو آئین کے آرٹیکل 14، 19(1)(g)، 21، 265 اور 300 اے اختیار سے باہر قرار دینے کے متبادل کے طور پر رہائی جائے۔

یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ جہاز 20 فروری 1989 کو بھارتی سمندری حدود میں داخل ہوا تھا اور کارگو کو چھوڑنے کے لیے تیار تھا، بندرگاہ میں کلیئرنس کا انتظار کر رہا تھا اور درخواست گزاروں کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر سامان کو 2 مارچ 1989 تک کلیئر نہیں کیا جاسکا تھا جس تاریخ تک لیوی کی شرح کو مادی طور پر تبدیل کر دیا گیا تھا، اس لیے 20 فروری 1989 کو ڈیوٹی مناسب ڈیوٹی ہوگی۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ سامان کی کلیئرنس کے لیے اندراج کا بل 21 فروری 1989 کو پیش کیا گیا تھا جو 28 فروری 1989 کو جانچ پڑتال سیکشن میں موصول ہوا تھا اور یہ کم از کم لیوی کی شرح کے تعین کے لیے مناسب تاریخ ہوگی۔

رٹ درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. امپورٹ مینیفیسٹ کی ڈیلیوری اور بندرگاہ میں جہاز کی آمد کی تاریخ پر اندر داخل ہونے کی اجازت 2 مارچ 1989 کو دی گئی تھی اور جہاز کے ماسٹر نے بیان کیا کہ وہ 2 مارچ 1989 کو کارگو کو فارغ کر دیں گے۔ لہذا، کسٹم ایکٹ 1962 کی دفعہ 15(1)(a) کے تحت متعلقہ تاریخ وہ ہوگی جب درآمدی فہرست جمع کروانے کے بعد اندرون داخلہ کی اجازت دی گئی تاکہ مال بردار سامان اتاراجا سکے، اور یہی تاریخ کسٹم ڈیوٹی عائد کرنے اور ٹیرف کی شرح کے تعین کے لیے معتبر ہوگی۔ 20 فروری 1989 کو بھارتی سمندری حدود میں داخل ہونے والا جہاز اور کارگو کو فارغ کرنے کے لیے تیار تھا، ایکٹ دفعات 46 اور 31 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 15(1) کے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہے۔ 27 فروری 1989 کو سامان کی کلیئرنس کے لیے اندراج کا بل پیش کرنے اور 28 فروری 1989 کو تشخیص کے حصے میں ان کی رسید سے متعلق پیشگی اندراجات بھی غیر متعلقہ ہیں۔ اس لیے کسٹم ڈیوٹی کی شرح طے کرنے کی متعلقہ تاریخ 2 مارچ 1989 ہے۔ اس تاریخ کو جو شرح رائج تھی وہ ڈیوٹی ہوگی جس پر درآمد شدہ سامان امپوسٹ کے جوابدہ ہوں گے اور 2 مارچ 1989 کو رائج کسٹم ڈیوٹی کے لیوی کی شرح کے مطابق اس کی ادائیگی پر سامان کو کلیئر کیا جائے گا۔

2. دفعہ 15(1)(a) کے تحت درآمد شدہ سامان پر ڈیوٹی اور نرخ و لیو ایشن کی شرح وہ تاریخ ہے جس پر دفعہ 46 کے تحت اندراج کابل پیش کیا جاتا ہے جسے دفعہ 31 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جبکہ دفعہ 15(1)(b) کے تحت آنے والے سامان کے سلسلے میں ڈیوٹی اور نرخ و لیو ایشن کی شرح وہ تاریخ ہے جس پر سامان کو دراصل دفعہ 68 کے تحت مال خانہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ لہذا ظاہر ارادہ واضح ہو گا کہ درآمد کنندہ کی طرف سے مقررہ فارم میں اس کے ارادے کا اعلان ہونا چاہیے کہ وہ یا تو گھریلو استعمال کے لیے سامان کو صاف کرے یا سامان کو عوامی مال خانہ میں رکھے۔

3. ایکٹ کی دفعہ 15(1) کی قانونی حیثیت کو اس عدالت نے پہلے ہی برقرار رکھا ہوا ہے اور اب یہ مربوط نہیں ہے۔ تاہم، 11 اگست 1992 کی اس عدالت کی ہدایت کے مطابق جواب دہندگان اس معاملے پر ہمدردی سے غور کر سکتے ہیں۔ یہ حکومت کے لیے کھلا ہے کہ وہ اس پر غور کرے اور ایک مناسب حکم جاری کرے۔

جہانگیر بھٹوشہ وغیرہ بنام یونین آف انڈیا دیگر، [1989] 3 ایس۔ سی۔ آر 356، کی پیروی کی گئی۔

4. اگر عدالت کی عبوری ہدایات کو متعلقہ توضیحات کے قانونی عمل کا متبادل سمجھا جاتا ہے، تو محصولات کا مفاد متعصبانہ طور پر متاثر ہو گا اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے کیے گئے دھوکہ دہی کے طرز عمل اور کارروائیوں کو ڈیوٹی اور نرخ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے قانونی حیثیت حاصل ہوگی جو ان تاریخوں میں سے کسی ایک پر رائج ہے جس پر اندراج کابل پیش کیا گیا تھا یا سامان کو اصل میں مال خانہ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ کسی درآمد کنندہ کے لیے یہ آسان ہو گا کہ وہ مال درآمد کرے، عدالت سے حکم حاصل کرے کہ سامان کو نجی گودام میں رکھا جائے تاوقتیکہ یا تو ٹیرف کی شرح میں کمی کردی جائے یا مارکیٹ میں مصنوعی قلت پیدا کر کے ان اشیاء کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کر دیا جائے، جو کہ ملکی معیشت کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ اس کے مطابق، درآمد کنندہ کو عدالتی عمل کے ذریعے قانون کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جو بصورت دیگر ایکٹ کے تحت جائز نہیں ہے۔

بنیادی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (دیوانی) نمبر 392، سال 1989۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

بشمول

آئی اے نمبر 3، ڈبلیو پی (c) نمبر 469-70/89-

درخواست گزاروں کے لیے ہر لیش این سالوی اور این ڈی گرگ۔

جواب دہندگان کے لیے اے سٹارڈ اور پی پر میٹورن۔

عدالت کا فیصلہ کے رامسوامی، جسٹس نے سنایا۔

آرٹیکل 32 کے تحت یہ رٹ درخواستیں قانون کا مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں جو ایک ہی فریق کے درمیان حقائق کے ایک ہی سیٹ سے پیدا ہوتا ہے حالانکہ مختلف کھیپوں کے لیے۔ لہذا انہیں مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار رٹ تاکید یا کوئی مناسب ہدایات چاہتا ہے کہ غیر ملکی سپلائر میسرز امپیکس میٹل لکا، سرساوا (پولینڈ) سے درآمد شدہ بال بیرنگ کے اجزاء/حصے 20 فروری 1989 کو رائج ایکسائز ڈیوٹی کے جوابدہ ہیں اور اس کی ادائیگی پر یو آئین کے آرٹیکل 14، 19 (1)(g)، 21، 265 اور 300 اے کے دفعہ 15 (1)(a) کو اختیار سے باہر قرار دینے کے متبادل کے طور پر سامان کو رہائی ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار نے جنوری-فروری 1988 میں غیر ملکی سپلائر میسرز امپیکس میٹل لکا، سرساوا کے بھارتیہ ایجنٹ کو بال بیرنگ کی فراہمی کا حکم دیا اور ناقابل تنسیخ کریڈٹ کے خطوط 13 جولائی 1988 کو روپے 13,07,830 کے لیے کھولے گئے۔ غیر ملکی سپلائر نے 31 دسمبر 1988 کو لینڈنگ نمبر 9 کے بل اور انوائس نمبر 06/222/71154 کے تحت میسرز اسٹیفن زارنیک میں سامان بھیج دیا۔ یہ جہاز 20 فروری 1989 کو مدراس بندرگاہ پر پہنچا اور کارگو کو خارج کرنے کے لیے تیار تھا۔ اس نے یکساں تاریخ کو نمبر 116 کے تحت امپورٹ مینی فیسٹ ڈیلیور کیا لیکن مسلسل ہڑتال کی وجہ سے کارگو کو سنبھالا نہیں جاسکا۔ 27 فروری 1989 کو درخواست گزار نے "گھریلو استعمال کے لیے سامان کی کلیئرنس کے لیے" اندراج کا بل پیش کیا اور اسے نمبر 102036 پر درج کیا گیا جو 28 فروری 1989 کو گروپ کے جانچ پڑتال سیکشن میں موصول ہوا تھا۔ یہ جہاز بندرگاہ پر پہنچا اور اسے 2 مارچ 1989 کو کھڑا کیا گیا۔ داخلہ 2 مارچ 1989 کو دیا گیا تھا۔ یکم مارچ 1989 سے ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں تبدیلی کی گئی۔ اسے مخصوص سائز کے لیے 150% حسب المالیات ویلورم پلس 300 روپے فی پیس پر بڑھایا گیا اور دیگر سائز کے لیے ڈیوٹی کو 150% حسب المالیات ویلورم پلس وزن پر مبنی ڈیوٹی تک بڑھا دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پری نرخ ڈیوٹی 15,73,611.05 روپے، تھی جبکہ یکم مارچ 1989 سے نافذ نئے نرخ لیوی کے مطابق فرق 1,80,46,092.64 روپے پر آگیا۔

درخواست گزار کے سینئر وکیل سری سالوی نے دلیل دی کہ چونکہ جہاز 20 فروری 1989 کو بھارتی سمندری حدود میں داخل ہوا تھا اور کارگو کو چھوڑنے کے لیے تیار تھا، اس لیے بندرگاہ میں کلیئرنس کا انتظار کر رہا تھا اور جہاز یا درخواست گزار کے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر سامان کو 2 مارچ 1989 تک کلیئر نہیں کیا جاسکا تھا جس تاریخ تک لیوی کی شرح مادی طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔ چونکہ کارگو 20 فروری 1989 سے بھارتی سمندری حدود سے جہاز سے خارج ہونے کے لیے تیار تھا اس لیے اس تاریخ پر رائج ڈیوٹی مناسب ڈیوٹی ہوگی۔ چونکہ درخواست گزار نے 27 فروری 1989 کو گھریلو استعمال کے لیے سامان کی کلیئرنس کے لیے اندراج کابل پیش کیا تھا جو 28 فروری 1989 کو جانچ پڑتال سیکشن کو موصول ہوا تھا، یہ کم از کم لیوی کی شرح کے تعین کے لیے مناسب تاریخ ہوگی۔ ہمیں کسٹمز ایکٹ، سال 1962 کے دلیل دفعہ 15 میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کیونکہ مختصر طور پر 'ایکٹ' درآمد شدہ سامان پر ڈیوٹی اور نرخ کی قیمت کا تعین اس طرح کرتا ہے:

"15(1) ڈیوٹی اور نرخ ویلیو ایشن کی شرح، اگر کوئی ہو، جو کسی بھی درآمد شدہ سامان پر لاگو ہوتی ہے، وہ شرح اور ویلیو ایشن ہوگی جو نافذ ہے۔"

(a) دفعہ 46 کے تحت گھریلو استعمال کے لیے درج کردہ سامان کی صورت میں، جس تاریخ کو اس دفعہ کے تحت اس طرح کے سامان کے حوالے سے اندراج کابل پیش کیا جاتا ہے۔

(b) 'کے تحت مال خانہ سے صاف کیے گئے سامان کی صورت میں۔ 68، اس تاریخ کو جس پر اصل میں سامان کو گودام سے نکالا جاتا ہے۔

(c) کسی بھی دوسرے سامان کی صورت میں، ڈیوٹی کی ادائیگی کی تاریخ پر:

بشرطیکہ اگر اس جہاز کے اندر داخل ہونے کی تاریخ سے پہلے جس کے ذریعے سامان درآمد کیا جاتا ہے، اندراج کابل پیش کیا گیا ہے، تو داخلہ کابل اس طرح کے اندراج کی تاریخ پر پیش کیا گیا سمجھا جائے گا جس کے آگے دفعہ 15(2) اس معاملے کے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہے لہذا اسے خارج کر دیا گیا ہے۔

"دفعہ 31۔ درآمد شدہ سامان کو جہاز سے اس وقت تک نہ اتارا جائے جب تک کہ اندر جانے کی اجازت نہ مل جائے۔"

(1) کسی جہاز کا مالک اس وقت تک کسی درآمد شدہ سامان کو اتارنے کی اجازت نہیں دے گا جب تک کہ مناسب افسر کی طرف سے اس طرح کے جہاز کو اندر داخل کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ امپورٹ مینسٹریٹ ڈیلیور نہ ہو جائے یا مناسب افسر مطمئن نہ ہو کہ اسے ڈیلیور نہ کرنے کی معقول وجہ تھی۔

(3) اس حصے میں کچھ بھی مسافر یا عملے کے کسی رکن کے ساتھ سامان کی ان لوڈنگ، میل بیگ، اینیمالا، جلد خراب ہونے والے سامان اور خطرناک سامان پر لاگو نہیں ہوگا۔

"دفعہ 46۔ درآمد پر سامان کا داخلہ۔"

(1) ٹرانزٹ یا ٹرانس شپمنٹ کے لیے بنائے گئے سامان کے علاوہ کسی بھی سامان کا درآمد کنندہ مقررہ فارم میں مناسب افسر کو گھریلو استعمال یا گودام کے لیے اندراج کا بل پیش کر کے اس میں داخلہ کرے گا:

بشرطیکہ اگر درآمد کنندہ مناسب افسر کے سامنے اعلامیہ کرتا ہے اور اسے سبسکرائب کرتا ہے، اس اثر کے لیے کہ وہ اس ذیلی دفعہ کے تحت مطلوبہ سامان کی تمام تفصیلات فراہم صنعتی عمل کے لیے مکمل معلومات کی کمی کی وجہ سے قاصر ہے، تو مناسب افسر، اس طرح کی معلومات پیش صنعتی عمل تک، اس کے اندراج سے پہلے اسے اجازت دے سکتا ہے:

(a) کسٹم افسر کی موجودگی میں سامان کی جانچ کرنا، یا (b) دفعہ 57 کے تحت مقرر کردہ عوامی گودام میں سامان کو مال خانہ کیے بغیر جمع کرنا۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کے تحت اندراج کا بل درآمدی منشور یا درآمدی رپورٹ کی فراہمی کے بعد کسی بھی وقت پیش کیا جاسکتا ہے۔

(5) اگر مناسب افسر مطمئن ہے کہ محصولات کے مفادات متعصبانہ طور پر متاثر نہیں ہوئے ہیں اور اس کا کوئی دھوکہ دہی کا ارادہ نہیں تھا، تو وہ گھر کے استعمال کے لیے اندراج کے بل کو کرایہ داری کے لیے داخل کرنے کے بل کے متبادل کی اجازت دے سکتا ہے یا اس کے برعکس۔

ذیلی دفعات (2) اور (4) کو غیر متعلقہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔"

ان متعلقہ توضیحات کو محض پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی درآمدی سامان پر لاگو ڈیوٹی کی شرح کا حساب لگانے کی مقررہ تاریخ، دفعہ 46 کے تحت گھریلو استعمال کے لیے درج کردہ سامان کی صورت میں نافذ شرح اور قیمت ہوگی، وہ تاریخ جس پر اس سیکشن کے تحت اس طرح کے سامان کے حوالے سے اندراج کا بل پیش کیا جاتا ہے اور دفعہ 68 کے تحت مال خانہ سے صاف کیے گئے سامان کی صورت میں، وہ تاریخ جس پر سامان اصل میں مال خانہ سے ہٹایا جاتا ہے۔ فقرہ کے عمل سے اگر اندراج کا بل داخل ہونے کی تاریخ سے پہلے پیش کیا گیا ہے تو اندراج کا بل "اس طرح کے اندراج کی تاریخ پر" پیش کیا گیا سمجھا جائے گا لیکن یہ ایکٹ دفعات 46 اور 31(1) کے عمل سے مشروط ہوگا۔ دفعہ 46(1) میں کہا گیا ہے کہ ٹرانزٹ یا ٹرانس شپمنٹ کے لیے بنائے گئے سامان کے علاوہ کسی بھی سامان کا درآمد کنندہ مقررہ فارم میں مناسب افسر کو گھریلو استعمال یا گودام کے لیے اندراج کا بل پیش کر کے اس میں داخلہ کرے گا اور اسے درآمدی منشور کی فقرہ ہی کے بعد کسی بھی وقت ذیلی دفعہ (3) کے تحت پیش کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 31(1) میں کہا گیا ہے کہ جہاز کا مالک اس وقت تک کسی بھی درآمدی سامان کو اتارنے کی اجازت نہیں دے گا جب تک کہ مناسب افسر کی طرف سے اس طرح کے جہاز کو "اندراج داخل کرنے" کا حکم نہیں دیا جاتا ہے اور ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم نہیں دیا جائے گا جب تک کہ درآمدی منشور فراہم نہیں کیا جاتا ہے یا مناسب افسر مطمئن نہیں ہوتا ہے کہ اس کی فراہمی نہ کرنے کی معقول وجہ تھی۔ امپورٹ مینیفیسٹ کی ڈیلیوری پر اندراج داخل ہونے کی اجازت دینا اور بندرگاہ میں جہاز کی آمد کی تاریخ تسلیم شدہ طور پر 2 مارچ 1989 کو ہے اور جہاز کے ماسٹر نے اس سلسلے میں اعلان کیا کہ وہ 2 مارچ 1989 کو کارگو کو خارج کر دیں گے لہذا، دفعہ 15(1)(a) کے تحت متعلقہ تاریخ وہ تاریخ ہے جس پر امپورٹ مینیفیسٹ کی ڈیلیوری کے بعد اندراج داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی تاکہ کسٹم ڈیوٹی اور نرخ کی شرح عائد کرنے کے مقصد سے کارگو کو خارج کیا جاسکے۔ اس لیے یہ دلیل، کہ جہاز 20 فروری 1989 کو بھارتی سمندری حدود میں داخل ہوا اور کارگو کو

خارج کرنے کے لیے تیار تھا، دفعہ 15 کے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہے۔ (1) ایکٹ کے دفعہ 46 اور 31 کے ساتھ پڑھیں۔ 27 فروری 1989 کو سامان کی کلیئرنس کے لیے اندراج کابل پیش کرنے اور 28 فروری 1989 کو تشخیص کے دفعات میں ان کی رسید سے متعلق پیشگی اندراجات بھی غیر متعلقہ ہیں۔ اس لیے کسٹم ڈیوٹی کی شرح طے کرنے کی متعلقہ تاریخ 2 مارچ 1989 ہے۔ اس تاریخ کو جو شرح رائج تھی وہ ڈیوٹی ہوگی جس پر درآمد شدہ سامان امپوسٹ کے جوابدہ ہوں گے اور اس کی ادائیگی پر سامان کو 2 مارچ 1989 کو رائج کسٹم کے لیوی کی شرح کے مطابق صاف کیا جائے گا۔

اس کے بعد سری سالوی نے دعویٰ کیا کہ اس عدالت نے 11 اپریل 1989 کے حکم کے ذریعے کچھ شرائط کے ساتھ سامان رہائی کی ہدایت کی اور درخواست گزار کو درخواست گزار کے گودام میں رکھنے کی ہدایت کی اور 12 ستمبر 1989 کے مزید حکم کے ذریعے اس عدالت نے کسٹم حکام کو ہدایت کی کہ وہ درخواست گزار کے گودام کا تالا اور چابی لگائیں جس میں سامان ذخیرہ کیا گیا تھا۔ اس عدالت نے 11 مئی 1992 کے مزید حکم کے ذریعے جواب دہندگان کو کچھ شرائط پر سامان رہائی کی ہدایت کی یعنی درخواست گزار کی طرف سے سامان کی انوائس ولیو سے دوگنا رقم ادا کرنا یا اس کے لیے بینک گارنٹی پیش کرنا۔ اس عدالت نے 11 اگست 1992 کے مزید حکم کے ذریعے حکومت کو ہدایت کی کہ وہ مقدمے کے حقائق اور حالات پر ہمدردی سے غور کرے اور اگر ممکن ہو تو درآمد شدہ سامان کی قیمت سے معقول تعلق رکھنے والے اعداد و شمار پر ڈیوٹی کو کم کرے اور یہ کہ نمائندگی ابھی زیر غور ہے۔ ان بعد کے واقعات کی بنیاد پر مزید دلیل پیش کی گئی ہے کہ دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (5) کے نفاذ کے ذریعے یہ عدالت ڈیوٹی کی شرح کو کم کرنے کے لیے مناسب ہدایت دے سکتی ہے یا قانون کی دفعہ 15(1)(b) کے تحت، جسے ایکٹ کی دفعہ 68 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، سامان کو رہائی کی تاریخ پر موجود ڈیوٹی عائد کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے۔ ہم نے اپنا مناسب خیال رکھا ہے لیکن دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے۔ یہ واضح ہو گا کہ دفعہ 15(1)(a) کے تحت آنے والی درآمدی اشیاء پر ڈیوٹی اور نرخ ویلیو ایشن کی شرح وہ تاریخ ہے جس پر دفعہ 46 کے تحت اندراج کابل پیش کیا جاتا ہے جسے دفعہ 31 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جبکہ دفعہ 15(1)(b) کے تحت آنے والی اشیاء کے سلسلے میں ڈیوٹی اور نرخ ویلیو ایشن کی شرح وہ تاریخ ہے جس پر سامان کو دراصل دفعہ 68 کے تحت مال خانہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ لہذا ظاہر ارادہ واضح ہو گا کہ درآمد کنندہ کی طرف سے مقررہ فارم میں اس کے ارادے کا اعلان ہونا چاہیے کہ وہ یا تو گھریلو استعمال کے لیے سامان کو صاف کرے یا سامان کو عوامی مال خانہ میں رکھے۔ عبوری ہدایات دینے کا مقصد درخواست گزار کو غیر ضروری ڈیمرج کی ادائیگی سے نجات دلانا

تھا جسے دفعہ 15(1)(a) کے عمل کی قانونی تعمیل کے متبادل کے طور پر تبدیل نہیں کیا جائے گا جسے دفعہ 46 کے ساتھ پڑھا جائے یا دفعہ 15(1)(b) جسے ایکٹ کے دفعہ 68 کے ساتھ پڑھا جائے، جیسا بھی معاملہ ہو۔ ایک بار جب دفعہ 15(1)(a) یا 15(1)(b) کے تحت مطلوبہ قانونی اعلان کیا جاتا ہے، تو یہ فیصلہ کن ہوتا ہے اور مقررہ تاریخ کسٹم ڈیوٹی اور نرخ کی شرح کے نفاذ کے لیے متعلقہ توضیح میں مذکور متعلقہ تاریخ ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں سری سالوے کی طرف سے ایک دلیل پیش کی گئی ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 58 کے تحت کسٹمز کلکٹر کو نجی مال خانہ کو لائسنس دینے کی اجازت ہے جس میں لائسنس یافتہ کے ذریعے یا اس کی طرف سے درآمد کردہ واجب الادا سامان یا کوئی اور درآمد شدہ سامان جس کے سلسلے میں عوامی مال خانہ میں جمع کرنے کی سہولیات دستیاب نہیں ہیں، ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر جمع کیا جاسکتا ہے۔ اس عدالت کی ہدایات کو دفعہ 58 کے تحت سمجھا جاسکتا ہے۔ دفعہ 58 (1) کے تحت انتظام بعض امکانات کو پورا کرنے کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔ نجی مال خانہ کو لائسنس دینا ایک رعایت ہے جس میں واجب الادا سامان یا دیگر درآمد شدہ سامان کو جمع میں رکھا جاسکتا ہے۔ عام اصول یہ ہے کہ انہیں عوامی مال خانہ میں رکھا جائے۔ اگر عدالت کی عبوری ہدایات کو متعلقہ توضیحات کے قانونی عمل کے لیے متبادل سمجھا جاتا ہے، تو محصولات کا مفاد متعصبانہ طور پر متاثر ہوگا اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے کیے گئے دھوکہ دہی کے طرز عمل اور کارروائیوں کو ڈیوٹی اور نرخ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے قانونی حیثیت حاصل ہوگی جو دونوں تاریخوں پر رائج ہے جس پر اندراج کا بل پیش کیا گیا تھا یا سامان کو اصل میں مال خانہ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ درآمد کنندہ کے لیے سامان درآمد کرنا، عدالت سے انہیں نجی مال خانہ میں رکھنے کا حکم حاصل کرنا آسان ہوگا جب تک کہ یا تو نرخ کی شرح کم نہ ہو جائے یا بازار میں مصنوعی قلت پیدا کر کے سامان کی قیمت میں کافی اضافہ نہ ہو جائے جو ملک کی معیشت کو خطرے میں ڈال دے گا۔ اس کے مطابق، ہماری رائے ہے کہ درآمد کنندہ کو عدالتی عمل کے ذریعے قانون کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جو بصورت دیگر ایکٹ کے تحت جائز نہیں ہے۔

اس کے مطابق، ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کی یہ دلیل کہ ایکٹ کی دفعہ 15(1) آئین کی دفعات اختیار سے باہر ہے، اب مربوط نہیں ہے۔ اس عدالت کے ایک آئینی بیج نے مقدمہ ایم جہانگیر بھٹوشہ وغیرہ بنام یونین آف انڈیا و دیگر، [1989] 3 ایس۔سی۔ آر 356 میں دفعہ 15(1) کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھا، اور ہم اس اعتراض پر دوبارہ ابتدائی طور پر غور کرنے کو ضروری نہیں سمجھتے۔

اس عدالت نے، جیسا کہ دیکھا گیا ہے، 11 اگست 1992ء بحکم نامے کے ذریعے ہدایت دی کہ مدعا علیہ معاملے پر ہمدردی سے غور کر سکتا ہے۔ یہ حکومت کے لیے کھلا ہے کہ وہ اس پر غور کرے اور ایک مناسب حکم جاری کرے۔ مذکورہ بالا مشاہدات کے تابع رٹ درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں لیکن، تاہم، بغیر کسی اخراجات کے۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔